

## عالمی دہشت گردوں کے نام

(افغانستان، فلسطین اور احمد آباد (بھارت) کے ایس منظر میں)

تم تو کل تہذیب سکھانے نکلے تھے انسانوں کو  
جگہ جگہ آباد کیا ہے تم نے قبرستانوں کو  
عین ترازو جان لیا ہے تم نے تیر کمانوں کو  
ریت میں دفن کیا ہے تم نے کتنے نخلستانوں کو  
شیوہ خوں آشام تمہارا شرمائے شیطانوں کو  
مقتل میں تبدیل کیا ہے تم نے پھر زندانوں کو  
کتنا دکھ پہنچایا تم نے ننھی ننھی جانوں کو  
سُکوں کا منہ چومنے والے قتل کریں انسانوں کو  
اک عنوان فراہم ہوگا عبرت کے افسانوں کو  
بیل زماں اب لے ہی چلا فرعونوں کو ہامانوں کو  
کوئی شور دبا نہیں سکتا مست المست اذانوں کو

آج تمہاری خونخواری پر حیرت ہے حیوانوں کو  
کیسا شوق چرایا تم کو شہروں کی بربادی کا  
تم نے تو سچائی کو مترادف سمجھا لالچی کا  
ہنتے بستے قریے تم نے شعلوں میں کفنائے ہیں  
تم وہ ہیرو جن کے ستم پر ہیرو شہما رویا ہے  
زنداں زنداں بھیڑ لگائی بے تقصیر اسیروں کی  
کتنے ہی معصوم سروں سے تم نے چھاؤں چھینی ہے  
اتنے بھی سفاک منافق دنیا نے کب دیکھے تھے  
ظلم و ستم کی خونی شب کا منظر بچنے والا ہے  
ان کے سروں پر آن کھڑی ہے کڑی گھڑی غرقابی کی  
باطل کا بے ہنگم غوغا کوئی دم کا مہماں ہے

(غیر مطبوعہ)

ابن امیر شریعت سید عطاء الحسن بخاری علیہ الرحمۃ

## نذرِ وطن

ہر مطلع گیتی پہ درخشندہ رہیں گے  
ہے اس کی زمیں گلشن بے خار کا منظر  
”جو غیر کے آگے کے نہ بھکے، اپنی جبین ہے“  
”موتی ہیں جو آسودہ آغوشِ صدف ہیں“  
”وہ جادۂ رسوائی کو ہموار کرے گا“

ہم زندہ و پابندہ و تابندہ رہیں گے  
ہے خاکِ وطن رفعتِ افلاک سے برتر  
اپنا تو سدا مہر و محبت پہ یقیں ہے  
ہم اب بھی زرہ پوش ہیں، شمشیر بکف ہیں  
ہم سے جو کوئی جرات پیکار کرے گا